بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حکم ربانی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مفروضات

- اسلام میں یہ ایک شرف اور خصوصیت ہے کہ اسکی تائید و تجدید کے واسطے ہر صدی پر مجدد آتے رہے اور آتے رہیں گے (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۲)
- الدّ کے لفظ لا سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لفظ مجددوں مرسلوں کے سلسلہ جاریہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جو قیامت تک جاری ہے۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۶۳)
- انا لہ لحافظون کا لفظ صاف طور پر دلالت کرتا ہے کہ صدی کے سر پر ایسے آدمی آتے رہیں گے جو گمشدہ متاع کو لاتیں اور لوگوں کو یاد دلائیں۔ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۳)
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ ہر صدی پر مجدد کا آنا ضروری ہے۔ (روحانی خزائن ازالہ اوہام صفحہ ۱۲۸)
- ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امام الزمان کی ضرورت ہر ایک صدی کیلئے قائم کی ہے
- یاد رہے کہ امام الزمان کے لفظ میں نبی رسول محدث مجدد سب داخل ہیں (روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ...)
- نووارد:- کیا یہ ضروری ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد ہونا چاہئے؟ (روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۴۹۵)
- حضرت اقدس:- ہاں یہ تو ضروری ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئے۔ (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۰۰)
- اس امت کیلئے ہر صدی کے سر پر مجدد پیدا ہوگا اور ان کی ضرورتوں کے موافق تجدید دین کرے گا۔
- سو برس بعد مجدد آنے میں یہ حکمت ہے کہ (کتاب البریہ صفحہ ۱...)
- ایک سو سال گذرنے تک پہلے علم والے گذر جاتے ہیں اور اپنی باتیں اپنے ساتھ قبر میں لے جاتے ہیں اگر نئے علوم خدا پھر نہ بتاوے تو حق کیسے قائم رہے چونکہ علم میں فرق آجاتا ہے اسلئے سال پر ایک نئی بنیاد ڈالی جاتی ہے (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ...)
- نئی ذریت کو تازہ کرنے کیلئے سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ ہر صدی پر مجدد آتا ہے۔ (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۰۱)
- اگر دوسری صدی میں نیا مجدد لیست اسلام کو تازہ رکھنے کیلئے نہ کرے تو یہ مذہب مر جاوے اسلئے وہ ہر صدی کے سر پر ایک شخص کو مامور کرتا ہے جو اسلام کو مرنے سے بچا لیتا ہے اور اس کو نئی زندگی عطا کرتا ہے
- خدا تعالیٰ نے تو انسانوں کو اس امر کا محتاج پیدا کیا ہے کہ ان کے درمیان (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۴۳)
کوئی رسول ، مامور ، مجدد ہو مگر یہ چاہتے ہیں کہ ان کا ہر ایک رسول ہے اللہ یہ سخت گناہ ہے (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۹۳)
اور اللہ ہی کو نبی اور غیبی محتاج ہے

- ہر ایک نئی صدی جو آتی ہے گویا ایک نئی دنیا شروع ہوتی ہے اسلئے اسلام کا خدا جو سچا خدا ہے ہر ایک نئی دنیا کیلئے نئے نشان دکھلاتا ہے اور ہر ایک صدی کے سر پر جو امانت و دیانت سے دور پڑ گئی ہے اور بہت سی تاریکیاں اپنے اندر رکھتی ہے ایک قائم مقام نبی کا کر دیتا ہے جسکے آئینہ فطرت میں نبی کی شکل ظاہر ہوتی ہے۔ (روحانی خزائن جلد ۵ دافع الوساوس صفحہ ۲۴۶)

- ہر صدی کے سر پر جو مجدد آتا ہے وہ بھی اللہ کی طرف سے ایک امتحان ہوتا ہے۔ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۰۰)

x- اور خاص کر ایسی صدی کے سر پر

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کیلئے مجدد اعظم تھے (روحانی خزائن جلد ۲ لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۰۶)

- یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے مجدد صدی بھی ہے اور مجدد الف آخر بھی :۔ (ایضاً صفحہ ۲۰۸)
- اور یہ بھی اہل سنت میں متفق علیہ امر ہے کہ آخری مجدد اس امت کا مسیح موعود ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ (خزائن حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۱)
- میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور اس کے سب نوروں میں سے آخری نور۔ کشتی نوح صفحہ ۲۸
- میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے
اور وہ خاتم الانبیاء ہیں میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا۔ (خزائن جلد ۱۶ خطبہ الہامیہ صفحہ ۶۹)
- چاہیئے کہ نہ تو ختم نبوت آنحضرت صلعم کا انکار کریں نہ اسکے یہ معنی سمجھیں جس سے اس امت پر
مکالمات و مخاطبات الہیہ کا دروازہ بند ہو جاوے :۔ (ایضاً خطبہ الہامیہ صفحہ ۶۹)

- - - - - - - - - - - - - -

- تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا
سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا :۔ (الوصیت صفحہ ۵)

- - - - - - - - - - - - - -

- اس میں کیا حرج ہے کہ میرے بعد بھی کوئی مجدد آجاوے آنحضرت صلعم کا سلسلہ قیامت تک ہے
اسلئے اس میں قیامت تک مجددین آتے رہیں گے :۔ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۱۹)
- اللہ تعالیٰ نے جو کمالات سلسلہ نبوت میں رکھے ہیں مجموعی طور پر کامل طور پر ختم ہو چکے اب ظلی طور پر
ہمیشہ کیلئے مجددین کے ذریعہ سے دنیا پر اپنا پرتو ڈالتے رہیں گے اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو قیامت تک رکھے گا (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۴۳)
- اور ہمیشہ دین کی تجدید ہو رہی ہے حدیث کا تو یہ منشا ہے کہ وہ مجدد خدا تعالیٰ کی طرف سے آئیگا
یعنی علوم لدنیہ و آیات سماویہ کے ساتھ :۔ (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۷۹)

- جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجددیت کی قوت پاتے ہیں وہ نرے استخوان فروش نہیں ہوتے بلکہ وہ
واقعی طور پر نائب رسول کریم اور روحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ ہوتے ہیں خدا تعالیٰ انہیں
ان نعمتوں کا وارث بناتا ہے جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں اور ان کی باتیں از قبیل
جوشیدن ہوتی ہیں نہ محض از کوشیدن۔ وہ حال سے بولتے ہیں نہ مجرد قال سے خدا تعالیٰ کے
الہام کی تجلی ان کے دلوں پر ہوتی ہے وہ ہر مشکل کے وقت روح القدس سے سکھائے جاتے ہیں (روحانی خزائن ۳ فتح اسلام صفحہ ۷)
- امام الزمان اپنی جبلت میں قوت امامت رکھتا ہے اور دست قدرت نے
اس کے اندر پیشروی کا خاصہ پھونکا ہوتا ہے :۔ (روحانی خزائن جلد ۳ ضرورت الامام صفحہ ۴۹۵)
حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کرے اس کی موت جاہلیت کی موت
ہوتی ہے :۔ (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۷۲)

- حکم مان کر تمام زبانیں بند ہو جانی چاہیں :۔ (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۳۷)

مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۷ء

طالب دعا

چوہدری غلام رسول عفی عنہ
۱۸۱۹/۱۴ فیڈرل بی ایریا دستگیر کراچی نمبر ۳۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار الفضل مورخہ 23 اکتوبر 1977ء صفحہ اوّل پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف حقیقۃ الوحی (الوصیت) کا ایک اقتباس شائع کیا گیا جو کہ مع سطروں میں چھوڑی گئی نقطہ دار جگہوں کے
ذیل میں پیش خدمت ہے -

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اب گذشتہ نبوّتوں اور کتابوں کی   پیروی کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ نبوّت
محمدیہ اِن سب پر حاوی ہے -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاحب خاتم ہیں اب بجز آپکی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا

"وہ جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا اس کی نظر محدود نہ تھی اور اسکی عام غمخواری اور ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا - بلکہ کیا باعتبار زمان اور کیا باعتبار مکان اس کے نفس کے اندر کامل ہمدردی موجود تھی اس لئے قدرت کی تجلیات کا پورا اور کامل حصہ اس کو ملا اور وہ خاتم الانبیاء بنے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے بجز اسکی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا ---- اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ---------- اور اسکی ہمت اور ہمدردی نے امت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا اور ان پر وحی کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصل جڑھ ہے بند رہنا گوارا نہیں کیا ہاں اپنی ختم رسالت کا نشان قائم رکھنے کیلئے یہ چاہا کہ فیض وحی آپکی پیروی کے وسیلہ سے ملے اور جو شخص امتی نہ ہو اس پر وحی الٰہی کا دروازہ بند ہو سو خدا نے ان معنوں سے آپکو خاتم الانبیاء ٹھہرایا لہذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی کہ جو شخص سچی پیروی سے اپنا امتی ہونا ثابت نہ کرے اور آپکی متابعت میں اپنا تمام وجود محو نہ کرے ایسا انسان قیامت تک نہ کوئی کامل وحی پا سکتا ہے اور نہ کامل ملہم ہو سکتا ہے - کیونکہ مستقل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی ہے -

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷، ۲۸)

"تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ اِن سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اسکے سب راہیں بند ہیں تمام سچائیاں ---------- اس کے اندر ہیں نہ اسکے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں اسلئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے"

(الوصیت صفحہ ۱۷، ۱۸)

اب یہی عبارات نقطہ دار چھوڑی ہوئی سطروں کی شمولیت سے (عبارت کے ساتھ) ملاحظہ کے لئے پیش ہے -

ورق الٹئے

جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا اُسکی نظر محدود نہ تھی اور اُسکی عام غمخواری اور ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا بلکہ کیا باعتبار زمان اور کیا باعتبار مکان اُس کے نفس کے اندر کامل ہمدردی موجود تھی اس لئے قدرت کی تجلیات کا پورا اور کامل حصہ اُس کو ملا اور وہ خاتم الانبیاء بنے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی رُوحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے بجز اُسکی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا اور اُسکی اُمت کیلئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا اور بجز اُسکے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جسکی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جسکے لئے اُمتی ہونا لازمی ہے اور اُسکی ہمت اور ہمدردی نے اُمت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا اور ان پر وحی کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصل جڑھ ہے بند رہنا گوارا نہیں کیا ہاں اپنی ختم رسالت کا نشان قائم رکھنے کیلئے یہ چاہا کہ فیض وحی آپکی پیروی کے وسیلہ سے ملے اور جو شخص اُمتی نہ ہو اُس پر وحی الٰہی کا دروازہ بند ہو سو خدا نے ان معنوں سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھیرایا لہذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی کہ جو شخص سچی پیروی سے اپنا اُمتی ہونا ثابت نہ کرے اور آپکی متابعت میں اپنا تمام وجود محو نہ کرے ایسا انسان قیامت تک نہ کوئی کامل وحی پا سکتا ہے اور نہ کامل ملہم ہو سکتا ہے کیونکہ مستقل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی ہے —

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷، ۲۸)

"وہ تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں اُن کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اُس کے سب راہیں بند ہیں تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اُس کے اندر ہیں نہ اسکے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں اسلئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے ـ" (الوصیت صفحہ ۱۲-۱۸)

طالب دُعا

مورخہ ۱۷ نومبر سنہ ۱۹۷۷ء = ۱۳۹۷ھ ۵ ذوالحج — چوہدری غلام رسول 1819/17 دستگیر کراچی نمبر ۳۸

مکرمی ملک ارشاد اللہ صاحب

PRINTED MATTER

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

(1)

بعثت مجددین ماموربن کے بارے میں

قرآنی تعلیم: یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِہٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ ۔ (سورۃ المؤمن آیۃ ۱۶)
ترجمہ - اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے ، اپنا کلام نازل کرتا ہے -

ارشاد نبوی ﷺ: اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا - (سنن ابی داؤد)
اللہ تعالیٰ یقیناً اس اُمّت کی بھلائی کیلئے ہر صدی کے سر پر ایسے شخص کو مبعوث کرتا رہے گا جو تجدید دین کا کام کرے گا -

حضرت مسیح موعود علیہ السلام: خدا نے قدیم سے عجب سے کہ انسان کو پیدا کیا ہے یہ سنّت جاری کی ہے کہ وہ اپنے فضل عظیم سے جس کو چاہتا ہے اس پر روح القدس ڈالتا ہے - خزائن جلد ۲ صفحہ ۲۲۵

- "رسولوں ، نبیوں اور محدثوں کی جماعت ہے جس پر روح القدس ڈالا جاتا ہے" - روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۹۸
- "الف کے نقطہ سے یہ نکلتا ہے کہ یہ لفظ مجدد دین اور رسولوں کے سلسلہ جاریہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جو قیامت تک جاری ہے" - ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۴۳
- "میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے مگر روح القدس کے اترنے کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا" - کشتی نوح صفحہ ۲۴

- "خدا تمہیں نعمت وحی و الہام و مکالمات و مخاطبات الٰہیہ سے ہرگز محروم نہیں رکھے گا" - کشتی نوح صفحہ ۲۵
- "خدا تم میں سے جس کی نسبت چاہے گا اس کو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کرے گا" - ایضاً صفحہ ۲۶
- "مگر شاید کوئی بھول نہ جائے اس لئے بار بار کہا جاتا ہے کہ کلام الٰہی سے مراد وحی کلام ہے کہ جو زمانہ کیلئے تازہ طور پر اترتا ہے" -
(روحانی خزائن جلد ۱۹ نزول المسیح صفحہ ۹۶)

"ہر صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ **ایک مجدد** کو بھیج دیتا ہے" - ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۴۷
"ہر صدی کے سر پر **ایک** شخص کو **مامور** کرتا ہے" - ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۴۳

- "اللہ تعالیٰ یہ دعا سکھلاتا ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ پس سوچنا چاہئے کہ یوں تو کوئی مومن بلکہ کوئی انسان بلکہ کوئی حیوان بھی خدا تعالیٰ کی نعمت سے خالی نہیں - مگر نہیں کہہ سکتے کہ ان کی پیروی کیلئے خدا تعالیٰ نے یہ حکم فرمایا ہے لہٰذا اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ جن لوگوں پر اکمل اور اتم طور پر نعمت روحانی کی بارش ہوئی ہے انکی راہوں کی ہمیں توفیق بخش کہ تا ہم انکی پیروی کریں سو اس آیت میں یہی اشارہ ہے کہ تم امام الزمان کے ساتھ ہو جاؤ -
یاد رہے کہ امام الزمان کے لفظ میں نبی ، رسول ، محدث ، مجدد سب داخل ہیں - مگر جو لوگ ارشاد اور ہدایت خلق اللہ کیلئے **مامور** نہیں ہوئے اور نہ وہ کمالات ان کو دیئے گئے وہ گو ولی ہوں یا ابدال ہوں امام الزمان نہیں کہلا سکتے" - (فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کتاب ضرورۃ الامام خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۴۹۵)

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امام الزمان کی ضرورت ہر ایک صدی کے لئے قائم کی ہے" - ایضاً صفحہ ۴۷۲

"میں جو کچھ اس وقت کہنا چاہتا ہوں وہ کوئی نئی اور سرسری بات سے رکھنے قابل بات نہیں بلکہ بہت بڑی اور عظیم الشان بات ہے میری اپنی بنائی ہوئی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی بات ہے اسلئے جو اسکی تکذیب کیلئے جرأت اور دلیری کرتا ہے وہ میری تکذیب نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی تکذیب کرتا ہے اور رسول صلعم کی تکذیب پر دلیر ہوتا ہے مجھے اس کی تکذیب سے کوئی رنج نہیں ہو سکتا البتہ اس پر رحم ضرور آتا ہے کہ نادان اپنی نادانی سے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتا ہے -
یہ بات مسلمانوں میں ہر شخص جانتا ہے اور غالباً کبھی کو بھی اس سے بے خبری نہ ہوگی کہ رسول صلعم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو بھیجتا ہے جو دین کے اس حصہ کو تازہ کرتا ہے جس پر کوئی آفت آئی ہوئی ہے -
یہ سلسلہ مجددوں کے بھیجنے کا اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے موافق ہے جو اس نے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ میں فرمایا ہے" -
(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲)

"اس جگہ مع حفاظت ظاہری حفاظت فوائد و تاثیرات قرآنی مراد ہے اور وہ موافق سنت اللہ کے تبھی ہو سکتی ہے کہ جب وقتاً فوقتاً نائب رسول آویں جن میں ظلی طور پر رسالت کی تمام نعمتیں موجود ہوں اور جن کو وہ تمام برکات دی گئی ہوں جو نبیوں کو دی جاتی ہیں"

جیسا کہ ان آیات میں اسی امر عظیم کی طرف اشارہ ہے اور وہ یہ ہے وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم ----- هم الفاسقون (سورۃ النور ۵۴)۔ پس یہ آیت درحقیقت اس دوسری آیت انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون کے لئے بطور تفسیر کے واقعہ ہے اور اس سوال کا جواب دے رہی ہے کہ حفاظت قرآن کیونکر اور کس طور سے ہوگی۔ سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس نبی کریم کے خلیفے وقتاً فوقتاً بھیجتا رہوں گا اور خلیفہ کے لفظ کو اس اشارہ کیلئے اختیار کیا گیا کہ وہ نبی کے جانشین ہوں گے اور اسکی برکتوں میں سے حصہ پائیں گے جیسا کہ پہلے زمانوں میں ہوتا رہا۔ (شہادت القرآن صفحہ ۴۳-۴۲)

مجددوں اور روحانی خلیفوں کی اس امت میں ایسے ہی طور سے ضرورت ہے جیسا کہ قدیم سے انبیاء کی ضرورت پیش آتی رہی ہے

[illegible]

"چونکہ ہمارے سید و رسول صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور بعد آنحضرت صلعم کوئی نبی نہیں آ سکتا اس لئے اس شریعت میں نبی کے قائم مقام محدث رکھے گئے۔ (شہادت القرآن صفحہ ۲۸)

"نبوت کی یقینی حقیقت جو ہمیشہ ہر ایک زمانہ میں منکرین وحی کو ساکت کر سکے اسی حالت میں قائم رہ سکتی ہے کہ سلسلہ وحی بر رنگ محدثیت ہمیشہ جاری رہے" برکات الدعا صفحہ ۲۱

"مگر ظلی نبوت جس کے معنی ہیں کہ محض فیض محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہے گی تا انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہو اور تا یہ نشان دنیا سے مٹ نہ جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت نے قیامت تک یہی چاہا ہے کہ مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کے دروازے کھلے رہیں اور معرفت الٰہیہ جو مدار نجات ہے مفقود نہ ہو جائے"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸)

۲۹ دسمبر ۱۹۰۵ء قبل دوپہر ایک شخص نے سوال کیا کہ آپکے بعد بھی مجدد آئے گا۔ اس پر فرمایا:-

"اس میں کیا حرج ہے کہ میرے بعد کوئی مجدد آ جاوے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت ختم ہو چکی تھی اسلئے مسیح علیہ السلام پر آپکے خلفاء کا سلسلہ ختم ہو گیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ قیامت تک ہے اسلئے اس میں قیامت تک ہی مجددین آتے رہیں گے۔ اگر قیامت نے فنا کرنے سے چھوڑا تو کچھ نہیں کہ کوئی اور بھی آ جائے گا۔ ہم ہرگز اس سے انکار نہیں کرتے کہ صالح اور ابرار لوگ آتے رہیں گے اور پھر بعد اسکے قیامت آ جائے گی۔" ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۱۹

"کس انسان کی کانشنس اس بات کو قبول کر سکتی ہے کہ بغیر اس کے کہ قرآن کریم کا منجانب اللہ ہونا اس پر ثابت کیا جائے یونہی اس پر چھری پھیر دی جائے۔ پس یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے دائمی خلیفوں کا وعدہ دیا تا وہ ظلی طور پر انوار نبوت پا کر دنیا کو ملزم کریں اور قرآن کریم کی خوبیاں اور اس کی پاک برکات لوگوں کو دکھلاویں۔ یہ بھی یاد رہے کہ ہر ایک زمانہ کیلئے اتمام حجت بھی مختلف رنگوں سے ہوا کرتا ہے اور مجدد وقت ان قوتوں اور ملکوں اور کمالات کے ساتھ آتا ہے جو موجودہ مفاسد کا اصلاح پانا ان کے کمالات پر موقوف ہوتا ہے سو ہمیشہ خدا تعالیٰ اسی طرح کرتا رہے گا" شہادت القرآن صفحہ ۵۱

"خلفاء کے آنے کو خدا تعالیٰ نے قیامت تک لمبا کیا ہے اور اسلام میں یہ ایک شرف اور خصوصیت ہے کہ اسکی تائید اور تجدید کے واسطے ہر صدی پر مجدد آتے رہے اور آتے رہیں گے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ دی ہے جیسا کہ کما کے لفظ سے ثابت ہوتا ہے۔ شریعت موسوی کے آخری خلیفہ حضرت عیسیٰ تھے جیسا کہ خود وہ فرماتے ہیں کہ میں آخری اینٹ ہوں اسی طرح شریعت محمدی میں بھی اس کی خدمت اور تجدید کے واسطے ہمیشہ خلفاء آئے اور قیامت تک آتے رہیں گے اور اسی طرح سے آخری خلیفہ کا نام بلحاظ مشابہت اور بلحاظ خدمت مفوضہ کے مسیح موعود رکھا گیا"۔ — (ملفوظات روحانی خزائن جلد دہم صفحہ ۲۶۴)

مجدد کا اور اسلام کا تازہ بتازہ رہنا آنحضرت صلعم کی حقانیت کی دلیل ہے کیونکہ اس سے مذہب کی زندگی ثابت ہوتی ہے (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۴۷)

خدا تعالیٰ کا پیار ظاہر ہے اس امت کو کسی صدی میں خالی نہیں چھوڑتا اور یہی ایک امر ہے جو آنحضرت کی حیات پر روشن دلیل ہے بالمقابل حضرت عیسیٰ کی حیات ثابت نہیں۔ ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۴۲

"صلوٰۃ اور سلام خاتم رُسل پر جس کی نبوّت کے ختم نے چاہا کہ آپکی اُمت میں
نبیوں کی مانند لوگ پیدا ہوں اور آپ کے درخت زمانہ کے آخر تک پھلتے پھولتے رہیں
اور نہ آپ کے نشان مٹائے جائیں۔ اور نہ آپکی یاد دُنیا سے بھول جائے۔
اسی لئے خدا کی عادت ہے کہ وہ ایسے بندوں کو بھیجا کرتا ہے جنہیں اس دین کی
تجدید کے لئے پسند فرما لیتا ہے
اور انہیں اپنے حضور سے قرآن کے اسرار عطا کرتا۔ اور حق الیقین تک پہنچاتا ہے۔
اس لئے کہ وہ لوگوں پر حق کے معارف کو پوری قوت اور غلبہ اور چمک کے رنگ میں ظاہر کریں
اور ان معارف کی حقیقت اور کیفیت اور راہوں اور انکی شناخت کے نشانوں کو بیان کریں"
مرقومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (روحانی خزائن جلد ۱۸ الہدیٰ صفحہ ۲)

فرمودات از حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

"اس اُمت کے سردار حضرت محمد مصطفٰے
کو جو کوثر عطا فرمایا ہے تو اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آپکی وفات کے بعد اس اُمت میں فساد اور فتنوں کے وقت
میں ایسے مصلح ہوتے رہتے ہیں جن کو انبیاء کے کئی کاموں میں سے ایک کام سپرد ہوتا ہے کہ وہ دین حق کی طرف دعوت
کریں اور ہر ایک بدعت جو دین سے مل گئی ہو اس کو دور کریں اور آسمانی روشنی پاکر دین کی صداقت ہر ایک پہلو سے
لوگوں کو دکھلادیں اور اپنے پاک نمونہ سے لوگوں کو سچائی اور محبت اور پاکیزگی کی طرف کھینچیں ---- اس کوثر کا دامن
قیامت تک پھیلا ہوا ہے اور ہر زمانہ میں ضرورت کے وقت ایسے آدمی پیدا ہوتے رہیں گے جو دُنیا کے سامنے
اسلام کی صداقت کے ثبوت میں معجزات دکھاتے رہیں گے" — (تفسیری نوٹ سورۃ کوثر صفحہ ۳ بدر قادیان ۷ نومبر ۱۹۱۲ء)

سوال۔ قدرت ثانیہ سے کیا مراد ہے — جواب۔ از حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

"جب کسی قوم کا مورث اعلےٰ اپنا کام پورا کرتا ہے تو اس کے کسی کام کے سرانجام دینے
کے واسطے قدرت کا ثانیہ موجود ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کا ظہور رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوگیا مگر آپ کے بعد آپ کے خلفاء و نواب مجددین کے وقت میں بھی ہوتا رہا وہ سب قدرت
ثانیہ تھے قدرت ثانیہ کی حد بندی نہیں ہوسکتی جب تک کوئی قوم کسی قدر کمزور ہوجاتی ہے
تب بھی اللہ تعالیٰ اپنی مصلحت سے اُسکی طاقت کو پورا کرنے کے واسطے قدرت ثانیہ بھیجتا رہتا ہے" (بدر ۲۳ مئی ۱۹۱۳ء)

فرمودات از حضرت مصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

سورۃ لیلۃ القدر کی تفسیر میں فرماتے ہیں
"چوتھے معنی اس آیت کے یہ ہیں کہ ہم محمد رسول اللہ صلعم اور قرآن کریم کو لیلۃ القدر میں اتارتے رہتے ہیں
یعنی نہ صرف قرآن کا پہلا نزول ایک تاریک زمانہ میں ہوا ہے بلکہ آئندہ بھی جب دنیا میں تاریکی کا زمانہ آئے گا قرآن کریم
اور محمد رسول اللہ صلعم دوبارہ دنیا میں اُتریں گے ---- خدا تعالیٰ دوبارہ محمد رسول اللہ صلعم کے مثیل روحانی وجودوں
کو دنیا میں مبعوث فرمائے گا" — پھر فرماتے ہیں — "تنزل الملائکۃ والروح فیہا۔ جو ایک
[illegible] ہے یعنی ایسی لیلۃ القدر کی راتیں کئی آنے والی ہیں کہ ان میں خدا تعالیٰ کے ملائکہ اور
روح اترا کریں گے" — پھر فرماتے ہیں۔
"حدیثوں میں آتا ہے کہ ہر صدی کے سر پر دنیا کو ایک ہوشیار کرنے والے کی ضرورت پیش آجاتی ہے
اور اسلام میں اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر مجدد بھیجتا رہے گا۔ ان
مجددوں کے متعلق بھی دس آیات میں پیشگوئی موجود ہے۔"
پھر فرماتے ہیں۔ "لیس ہزار کے معنی لفظاً ہزار کے لیکر دس آیات کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ ہم قرآن
اور محمد رسول اللہ صلعم کو مجددوں اور انکی تعلیمات کے وجود میں ہر صدی کے سر پر نازل کرتے رہیں گے"

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ — خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء

"پھر وہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کو کھڑا کیا جنکو ہم مجدد اور مصلح کہتے ہیں

ولی اور مقرّبین خداوند کہتے ہیں"۔ اللہ تعالیٰ نے

"پس ایک پہلو تو یہ ہے کہ قرآن کریم کی حفاظت معنوی کے لئے ایک عظیم انتظام کیا ہے اپنے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے۔ اور اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ظاہر ہوتی ہے کیونکہ آپ رسول اور نبی ہیں قیامت تک کے مسائل کو حل کرنے والے"۔

"اور اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ہمیں یہ انتظار نہیں کرنا چاہئے کہ ہم غفلت کی نیند سو جائیں اور ہمیں کوئی جگانے والا آئے۔ ہم بدعات کا شکار ہو جائیں اور حقیقی اسلام کو پیش کرنے کے لئے کسی کو ہمارے لئے کھڑا کیا جائے۔ (الفضل ۱۲ صفحہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ذمہ جو کام ہے وہ ایک تسلسل کو چاہتا ہے۔ جو مصلح آتے ہیں وہ کلی طور پر تو نہیں لیکن ایک حد تک تسلسل ٹوٹنے کے بعد آتے ہیں ہمارے سپرد جو کام ہے اُسے مسلسل حرکت میں رہنا چاہئے"۔ (الفضل صفحہ ۳ کالم ۱ ۱۲ فروری ۱۹۶۷ء خطبہ جمعہ از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

فراموش شد ائے قوم احادیث نبی اللہ۔ کہ نزد ہر صدی یک مصلح اُمت شود پیدا

اے میری قوم تو رسول اللہ کی حدیثوں کو بھی بھول گئی کہ ہر صدی کے سر پر اُمت کیلئے ایک مصلح پیدا ہوا کرتا ہے

(آئینہ کمالات اسلام مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

مورخہ جمعہ ۹ دسمبر ۱۹۷۷ء

۲۸ ذوالحجہ ۱۳۹۷

طالب دعا

چوہدری غلام رسول

۳۸ کراچی نمبر ایریا بی ایریا فیڈرل بی سوسائٹی دستگیر $\frac{1819}{14}$

ISLAMABAD 10 DEC

PAK MAT

F6/1 ... 23 ... 8 ...

اسلام آباد

PZ

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بعثت مجددین ماموریں رباّنی

حکم ربانی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

"یہ دین آسمان سے ہی آیا اور ہمیشہ اسکی سرسبزی کے سامان بھی آسمان ہی سے نازل ہوتے رہینگے۔" (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۳۹۹)۔

"سنّت اللہ یہی ہے کہ جب زمین فسق و فجور سے بھر جاتی ہے تو اسکے روکنے والی قوت آسمان سے آتی ہے اللہ تعالیٰ ایک شخص کو بھیج دیتا ہے جس کے ذریعہ لوگوں کو توبہ کی توفیق ملتی ہے" (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۱۸)

"برائے خلق خدا تعالیٰ را بر سر ہر صدی نظرے است - پس برائے اصلاح شان از طرف خود بندہ را می فرستد" (روحانی خزائن جلد ۱۹ مواہب الرحمن صفحہ ۲۸۲)

خلق کی بھلائی کے لئے خدا تعالیٰ کی ہر صدی کے سر پر نظر ہوتی ہے - پس اسکی اصلاح کے لئے وہ اپنی طرف سے ایک بندہ کو بھیجتا ہے - (ترجمہ از مرتب)

"اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو بھیجتا ہے جو دین کے اس حصّہ کو تازہ کرتا ہے جس پر کوئی آفت آئی ہوئی ہوتی ہے یہ سلسلہ مجددوں کے بھیجنے کا اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے موافق ہے جو اس نے انّا نحن نزّلنا الذکر و انّا لہٗ لحافظون میں فرمایا ہے۔" (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲)

مجدّد کا کام اپنے زمانہ کی اصلاح اور فتنہ موجودہ کا دور کرنا ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ ہو اور وہ اسی زمانہ کے مطابق ضروری اصلاح کے لئے آتا ہے۔ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۴۱)

اصلاح کا طریق ہمیشہ وہی مفید اور نتیجہ خیز ثابت ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اذن اور الہام سے ہو - (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۴۳)

خدا تعالیٰ نے یہی سنّت رکھی ہے کہ اصلاح کے واسطے نبیوں کو مامور کرکے بھیجتا ہے - "خدا را بخدا تواں شناخت" اور بہ ذریعہ بغیر امام نہیں مل سکتا

کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانوں کا مظہر اور اعلیٰ تجلیات کا مورد ہوتا ہے" (ایضاً صفحہ ۱۲۵) - یاد رہے کہ امام الزمان کے لفظ میں نبی، رسول، محدث، مجدد سب داخل ہیں (ضرورۃ الامام صفحہ ۲۴)

انسان فطرتاً کسی بات کی پیروی نہیں کرتا جب تک اس میں کمال کی مہک نہ ہو اور یہی ایک سرّ ہے جو اللہ تعالیٰ ہمیشہ انبیاء علیہم السلام کو مبعوث کرتا رہا ہے اور خاتم النبیین کے بعد مجدّدین کے سلسلہ کو جاری رکھا ہے۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۰۵)

جب زمانہ میں گناہ کثرت سے ہوتے ہیں اور اہل دنیا ایمان کی حقیقت نہیں سمجھتے اور ان کے پاس پوست ہی پوست رہ جاتا ہے اور مغز اور لب نہیں رہتا ایمانی قوت کمزور ہو جاتی ہے اور شیطانی تسلط اور غلبہ بڑھ جاتا ہے - ایمانی ذوق اور حلاوت نہیں رہتی ایسے وقتوں میں عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک کامل بندہ کو جو خدا تعالیٰ کی سچی اطاعت میں فنا شدہ ہوتا ہے اور محو ہوتا ہے اپنے مکالمہ کا شرف بخش کر بھیجتا ہے" - (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۲۳۴)

خدا کی عادت ہے کہ وہ اپنے بندوں کو بھیجا کرتا ہے جنہیں اس دین کی تجدید کے لئے پسند فرما لیتا ہے اور انہیں اپنے حضور سے قرآن کے اسرار عطا کرتا ہے۔ (خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۱۴۷)

"حل شدہ بھی ایک مدت کے بعد پھر قابل حل ہو جاتی ہیں ماسوا اسکے امت کو ہر ایک زمانہ میں نئی مشکلات بھی پیش آتی ہیں اور قرآن جامع جمیع علوم تو ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی زمانہ میں اسکے تمام علوم ظاہر ہو جائیں بلکہ جیسی جیسی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ویسے ویسے قرآنی علوم کھلتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کی مشکلات کے مناسب حال ان مشکلات کو حل کرنے والے روحانی معلم بھیجے جاتے ہیں جو وارث رسل ہوتے ہیں اور جس مجدّد کی کاروائیاں کسی ایک رسول کی منصبی کاروائیوں سے شدید مناسبت رکھتی ہیں وہ عند اللہ اسی رسول کے نام سے پکارا جاتا ہے"۔ (شہادت القرآن صفحہ ۵۲)

"یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے مجدّد صدی بھی ہے اور مجدّد الف آخر بھی "۔ (روحانی خزائن جلد ۱۴ لیکچر سیالکوٹ ۲۰۸)

"ہم کئی دفعہ بیان کر چکے ہیں مسیح موعود کی نبوّت ظلّی طور پر ہے" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۳)

"ظلّی نبوّت جس کے معنی ہیں کہ محض فیض محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہیگی تا انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہو" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸)

"ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلّی طور پر وہی نبوّت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوّت محمدی کی چادر ہے" (خزائن جلد ۱۸ ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۲۰۸)

"اس بات کو بحضور دل یاد رکھنا چاہئے کہ یہ نبوّت جسکا ہمیشہ کیلئے سلسلہ جاری رہیگا نبوّت تامہ نہیں بلکہ جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں وہ صرف ایک جزئی نبوّت ہے جو دوسرے لفظوں میں محدثیت کے اسم سے موسوم ہے" - (توضیح مرام صفحہ ۱۹)

"ہاں محدّث آئیں گے جو اللہ جلّ شانہٗ سے ہمکلام ہوتے ہیں اور نبوّت تامہ کی بعض صفات ظلّی طور پر اپنے اندر رکھتے ہیں اور بلحاظ بعض وجوہ شانِ نبوّت کے رنگ سے رنگین کئے جاتے ہیں" (روحانی خزائن جلد ۴ نشان آسمانی صفحہ ۳)

"محدّث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے گو اس کے لئے نبوّت تامہ نہیں مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اسکی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزّہ کیا جاتا ہے اور مغز شریعت اس پر کھولا جاتا ہے اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں بآواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے"۔

توضیح مرام صفحہ ۱۸

(ث)

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمایا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر ایک مجدد آئے گا جو دین کو تازہ کرے گا۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۱۹۵

ہر ایک مجدد کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک خاص نام ہے اور جیسا کہ ایک شخص جب ایک کتاب تالیف کرتا ہے تو اس کے مضامین کے مناسب حال اس کا نام رکھ دیتا ہے۔ روحانی خزائن ایام الصلح صفحہ ۲۸۹

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امام الزمان کی ضرورت ہر ایک صدی کے لئے قائم کی ہے۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۴۷۴ ضرورت الامام

جو لوگ ارشاد اور ہدایت خلق اللہ کیلئے مامور نہیں ہوئے اور نہ وہ کمالات ان کو دئے گئے وہ گو ولی ہوں یا ابدال ہوں امام الزمان نہیں کہلا سکتے۔ ایضاً صفحہ ۴۹۵

ایک دوسری قسم کے ولی ہیں جو رسول یا نبی یا محدث کہلاتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک منصب حکومت اور قضا کا لے کر آتے ہیں اور لوگوں کو حکم ہوتا ہے کہ ان کو اپنا امام اور سردار اور پیشوا سمجھیں اور جیسا کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں اس کے بعد ان نائبوں کی اطاعت کریں۔ صفحہ ۱۳۲

(تریاق القلوب صفحہ ۲۷)

امام و پیشوا وہی ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اذن اور حکم سے مامور ہو کر آوے۔ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۹)

خدا تعالیٰ کے پاک نبی جو بشریت لے کر آتے ہیں اور کتاب اپنے نفس میں تاثیر اور قوت قدسیہ رکھتے ہیں یا تو ایک لمبی عمر پاکر اور ہمیشہ اور ہر صدی میں ہر ایک نئی امت کو اپنی ملاقات اور صحبت سے شرف بخشیں اور اپنے زیر سایہ رکھ کر اور اپنے پر فیض پیروں کے نتیجہ ان کو دے کر وہ برکت اور نور اور روحانی معرفت پہنچا دیں جو انہوں نے ابتداء زمانہ میں پہنچائی تھی اور اگر ایسا نہیں تو پھر انکے وارث جو انہیں کے کمالات اپنے اندر رکھتے ہوں اور کتاب الٰہی کے دقائق اور معارف کو وحی اور الہام سے بیان کر سکتے ہوں اور منقولات کو مشہودات کے پیرایہ میں دکھلا سکتے ہوں اور طالب حق کو یقین تک پہنچا سکتے ہوں ہمیشہ فتنہ اور فساد کے وقتوں میں ضرور پیدا ہونے چاہیئے۔ تا انسان جو مغلوب شبہات و نسیان ہے ان کے فیض حقیقی سے محروم نہ رہے کیونکہ یہ بات نہایت صاف اور بدیہی ہے کہ جب زمانہ ایک نبی کا اپنے خاتمہ کو پہنچتا ہے اور اسکی برکات کے دیکھنے والے فوت ہو جاتے ہیں تو وہ تمام مشہودات منقولات کے رنگ میں آجاتے ہیں پھر دوسری صدی کے لوگوں کی نظر میں اس نبی کے اخلاق اور اس نبی کی عبادات اور اس نبی کا صبر اور استقامت اور صدق اور صفا اور وفا اور تمام تائیدات الٰہیہ اور خوارق اور معجزات جن سے اس کی صحت نبوت اور صداقت دعویٰ پر استدلال ہو نئے صدی کے لوگوں کو کچھ قصے معلوم ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے وہ انشراح ایمانی اور جوش اطاعت جو نبی کے دیکھنے والوں میں ہوتا ہے دوسروں میں وہ بات پائی نہیں جاتی۔ (شہادت القرآن صفحہ ۴۹)

جبکہ ان کمالات کو پیدا کرنا بغیر وجود ان وسائل کے محالات میں سے ہے اور نجات کا یقینی طور پر حاصل ہونا بھی بغیر ذریعہ ان کمالات کے از قبیل محال تو ضروری تھا کہ وہ خدا وند کریم جس نے ہر ایک کو نجات کے لئے بلایا ہے ایسا ہی انتظام ہر ایک صدی کے لئے رکھے تا کسی زمانہ میں حق الیقین کے مراتب سے محروم نہ رہیں انبیاء من حیث الظل باقی رکھے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ ظلی طور پر ہر ایک ضرورت کے وقت میں کسی اپنے بندہ کو نظیر اور مثیل پیدا کر دیتا ہے جو انہیں کے رنگ میں ہو کر ان کی دائمی زندگی کا موجب ہوتا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۵۱) (ایضاً صفحہ ۵۶) خدا تعالیٰ اس امت کے لئے خلافت دائمی کا صاف وعدہ فرماتا ہے۔ ایضاً صفحہ ۵۷ رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔ (ایضاً)

ایک صدی جب گذر جاتی ہے تو

لوگوں میں سستی اور غفلت اور دین کی طرف سے لاپرواہی شروع ہو جاتی ہے اور ہر قسم کی اخلاقی کمزوریاں اور عملی اور اعتقادی غلطیاں ان میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ زمانہ غفلت اور لاپرواہی کا خریف کے زمانہ سے مشابہ ہوتا ہے۔ اسکے بعد دوسرا دور شروع ہوتا ہے اور یہ ربیع کا زمانہ ہے جسکے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ ایک مجدد کو بھیج دیتا ہے جو نئے سرے سے دین کو تازہ کرتا ہے۔ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۴۱)

"وہ ہر صدی کے سر پر ایک شخص کو مامور کرتا ہے جو اسلام کو جو سینے لگا ہوتا ہے اور اس کو نئی زندگی عطا کرتا ہے۔" ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۳

نئی زندگی ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی جب تک ایک نیا یقین پیدا نہ ہو اور کبھی نیا یقین پیدا ہو نہیں سکتا جب تک موسیٰ اور مسیح اور ابراہیم اور یعقوب اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نئے معجزات نہ دکھائے جائیں۔ نئی زندگی انہی کو ملتی ہے جن کا خدا نیا ہو یقین نیا ہو اور نشان نئے ہوں۔ (روحانی خزائن جلد ۱۵ تریاق القلوب صفحہ ۴۹)

یہ حدیث انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کی شرح ہے صدی ایک عام آدمی کی عمر ہوتی ہے اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا کہ سو سال بعد کوئی نہ رہے گا۔ جیسے صدی جسم کو مارتی ہے اسی طرح ایک روحانی موت بھی واقع ہوتی ہے اسلئے صدی کے بعد ایک نئی ذریت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ ہر صدی پر نیا انتظام کر دیتا ہے جیسے رزق کا سامان کرتا ہے پس قرآن کی حمایت کے ساتھ یہ حدیث تواتر کا حکم رکھتی ہے۔ کیٹرا بینے میں تو اسکی بھی تجدید کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح ہر نئی ذریت کو تازہ کرنے کے لئے سنت اللہ اسی طرح جاری ہے کہ ہر صدی پر مجدد آتا ہے۔ ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۱۰۱

ہر ایک نئی صدی جو آتی ہے تو

گویا ایک نئی دنیا شروع ہوتی ہے اس لئے اسلام کا خدا جو سچا خدا ہے ہر ایک نئی دنیا کے لئے نئے نشان دکھلاتا ہے اور ہر ایک صدی کے سر پر اور خاص کر ایسی صدی کے سر پر جو ایمان اور دیانت سے دور پڑ گئی ہے اور بہت سی تاریکیاں اپنے اندر رکھتی ہے ایک قائم مقام نبی کا پیدا کر دیتا ہے

جس کے آئینہ فطرت میں نبی کی شکل ظاہر ہوتی ہے اور وہ قائم مقام نبی متبوع کے کمالات کو اپنے وجود کے توسط سے لوگوں کو دکھلاتا ہے
اور تمام مخالفوں کو سچائی اور حقیقت نمائی اور پردہ دری کی رو سے ملزم کرتا ہے۔ سچائی کے رو سے اسطرح کہ وہ سچے نبی پر ایمان نہ لانے
پس وہ دکھلاتا ہے کہ وہ نبی سچا تھا اور اسکی سچائی پر آسمانی نشان ہے ہیں۔ اور حقیقت نمائی کی رو سے اسطرح کہ اس نبی متبوع کے
تمام مغلقات دین کا حل کر کے دکھلا دیتا ہے اور تمام شبہات اور اعتراضات کا استیصال کر دیتا ہے
اور پردہ دری کے رو سے اسطرح کہ وہ مخالفوں کے تمام پردے پھاڑ دیتا ہے اور دنیا کو دکھلا دیتا ہے کہ وہ کیسے بیوقوف اور
معارف دین کو نہ سمجھنے والے اور غفلت اور جہالت اور تاریکی میں گرنے والے اور جناب الٰہی سے دور و مہجور ہیں۔ اِس کمال کا آدمی
بیعنہٖ مکالمہ الٰہیہ کا خلعت پا کر آتا ہے اور زکی اور مبارک اور مستجاب الدعوات ہوتا ہے اور نہایت صفائی سے
ان باتوں کو ثابت کر کے دکھلا دیتا ہے کہ خدا ہے اور وہ قادر اور بصیر اور سمیع اور علیم اور مدبر بالارادہ ہے اور در حقیقت دعائیں قبول ہوتی ہیں
اور اہل اللہ سے خوارق ظاہر ہوتے ہیں۔ پس صرف اتنا ہی نہیں کہ وہ آپ ہی معرفت الٰہیہ سے مالا مال ہے بلکہ اُس کے زمانہ میں دنیا کا ایمان
عام طور پر دوسرا رنگ پکڑ لیتا ہے اور وہ تمام خوارق جن سے دنیا کے لوگ منکر تھے اور اُن پر ہنستے تھے اور اُن کو خلافِ فلسفہ اور نیچر سمجھتے تھے یا
اگر بہت نرمی کرتے تھے تو بطور ایک قصہ اور کہانی اُنکو مانتے تھے اب اُس کے آنے سے اور اُسکے عجائبات ظاہر ہونے سے نہ صرف قبول ہی کرتے ہیں
بلکہ اپنی پہلی حالت پر روتے اور تاسف کرتے ہیں کہ وہ کیسی نادانی تھی جسکو ہم عقلمندی سمجھتے تھے اور وہ کیسی بیوقوفی تھی جسکو ہم علم اور
حکمت اور قانون قدرت خیال کرتے تھے غرض وہ خلق اللہ پر ایک شعلہ کی طرح گرتا ہے اور سب کو کم و بیش حسب استعدادات مختلفہ
اپنے رنگ میں لے آتا ہے انسانوں کو (دافع الوساوس مقدمہ حقیقت اسلام صفحہ ۲۲۶ تا ۲۲۹)

"خدا تعالیٰ نے تو اس امر کا محتاج پیدا کیا ہے کہ اُن کے درمیان کوئی رسول، مامور، مجدد ہو۔" (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۳۱۹)

یہ نہایت مغرورانہ خیال ہے کہ کوئی یہ کہے کہ مجھے خدا کے نبیوں اور رسولوں کی ضرورت نہیں اور کچھ حاجت نہیں۔ (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۴)

خدا کی کلام کو غور سے پڑھو وہ تم سے کیا چاہتا ہے۔ وہ وہی امر تم سے چاہتا ہے جس کے بارہ میں سورۃ فاتحہ میں تمہیں دعا سکھلائی گئی ہے۔ یعنی یہ دعا کہ
اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ پس جبکہ خدا بار بار تمہیں تاکید کرتا ہے کہ پنجوقت یہ دعا کرو کہ وہ نعمتیں جو نبیوں اور رسولوں کے پاس ہیں وہ تمہیں بھی ملیں
پس تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ کے وہ نعمتیں کیونکر پا سکتے ہو۔ لہٰذا ضرور ہوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ پر پہنچانے کے لئے خدا کے انبیا
وقتاً بعد وقت آتے رہیں جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ۔ اب کیا تم خدا تعالیٰ کا مقابلہ کرو گے اور اسکے قدیم قانون کو توڑ دو گے۔ (ایضاً)

تکمیل شے دیگر ہے اور وقتاً فوقتاً ایک مکمل عمارت کی صفائی کرنا یہ اور بات ہے۔ یہ یاد رہے کہ مجدد لوگ دین میں کچھ کمی بیشی
نہیں کرتے ہاں گمشدہ دین کو پھر دلوں میں قائم کرتے ہیں اور یہ کہنا کہ مجددوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں خدا تعالیٰ کے حکم سے انحراف ہے (شہادت القرآن صفحہ ۴۸)

اللہ تعالیٰ نے جو کمالات سلسلہ نبوت میں رکھے ہیں مجموعی طور پر ہادی کامل پر ختم ہو چکے اب ظلی طور پر ہمیشہ کیلئے مجددین کے ذریعہ سے دنیا پر اپنا پرتوہ ڈالتے رہینگے (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۳)

"میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے" (الوصیت صفحہ ۹)

"میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا" (روحانی خزائن جلد ۱۶ خطبہ الہامیہ صفحہ ۴۷-۴۹)

"ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کیلئے مقدر تھا۔ سو وہ ظاہر ہو گیا۔ اب بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی
نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کے لئے باقی نہیں۔" (روحانی خزائن جلد ۱۸ ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۲۱۵)

"تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو ۔۔۔۔ تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے" (الوصیۃ صفحہ ۶)

"ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا" (ایضاً صفحہ ۹)

"نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اِس میں فیض ہے ۔۔۔۔ اُس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اسکے
مکالمہ مخاطبہ کا اِس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا" (الوصیت صفحہ ۱۱)

"خدا تم میں سے جسکی نسبت چاہے گا اُس کو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے بھی مشرف کرے گا" (کشتی نوح صفحہ ۲۶)

"وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں کو اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے" (الوصیت صفحہ ۱۰)

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُسکا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جسکا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا" (ایضاً)

"آنحضرت صلعم کا سلسلہ قیامت تک ہے اسلئے ۔۔۔ قیامت تک مجددین آتے رہیں گے" (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۱۹)

فرمودات از حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

سوال: **قدرت ثانیہ** سے کیا مراد ہے؟

جواب از حضرت:- جب کسی قوم کا **مورث اعلیٰ** اپنا کام پورا کرتا ہے تو اسکے کام کے سرانجام دینے کے واسطے **قدرت کا ہاتھ** نمودار ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کا ظہور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہو گیا مگر آپکے بعد آپکے خلفاء و نواب مجددین کے وقت میں بھی ہوتا رہا وہ **سب قدرت ثانیہ تھے**۔ قدرت ثانیہ کی **حد بندی** نہیں ہو سکتی جب تک کوئی قوم کسی قدر کمزور ہو جاتی ہے تب بھی اللہ تعالیٰ اپنی مصلحت سے اسکی طاقت کو پورا کرنے کے واسطے قدرت ثانیہ بھیجتا رہتا ہے۔ (بدر ۲۳ مئی ۱۹۱۳ء)

فرمودات از حضرت مصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

سورۃ لیلۃ القدر کی تفسیر میں تفسیر کبیر جلد ۶ جز ½4 حصہ دوم میں فرماتے ہیں

"چوتھے معنی اس آیت کے یہ ہیں کہ ہم محمد رسول اللہ صلعم اور قرآن کریم کو لیلۃ القدر میں اتار رہے ہیں یعنی نہ صرف قرآن کا پہلا نزول ایک تاریک زمانہ میں ہوا ہے بلکہ آئندہ بھی جب دنیا میں تاریکی کا زمانہ آئے گا قرآن کریم اور محمد رسول اللہ صلعم دوبارہ دنیا میں اتریں گے" --- خدا تعالیٰ دوبارہ محمد رسول اللہ صلعم کے مثیل روحانی وجودوں کو دنیا میں **مبعوث فرمائیگا**"۔ صفحہ ۳۱۸ پھر فرماتے ہیں۔ "تنزل الملائکۃ والروح فیھا" جو ایک استمرار کا صیغہ ہے یعنی ایسی لیلۃ القدر کی راتیں کئی آنے والی ہیں کہ ان میں خدا تعالیٰ کے ملائکہ اور روح اترا کریں گے"۔ (صفحہ ۳۱۹) پھر فرماتے ہیں:- "حدیثوں میں آتا ہے کہ ہر صدی کے سر پر دنیا کو ایک ہوشیار کرنے والے کی ضرورت پیش **آجاتی ہے** اور اسلام میں **اس ضرورت** کو پورا کرنے کے لئے **اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر مجدد بھیجتا رہے گا**۔ ان مجددوں کے متعلق بھی اس آیت میں پیشگوئی موجود ہے"۔ (صفحہ ۳۱۹) پھر فرماتے ہیں۔ "پس نزلنٰہ کے معنے لفظاً نزلنٰہ کے لیکر اس آیت کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ ہم قرآن اور محمد رسول اللہ صلعم کو مجددوں اور آپکی تعلیمات کے وجود میں ہر صدی کے سر پر **نازل کرتے رہیں گے**"۔ صفحہ ۳۲۳

"جس شخص نے قرآن شریف کو پڑھا اور اس نے اتنا بھی نہیں سمجھا کہ ھذا آیت آسمان سے آئی ہے تو اس نے کیا سمجھا؟" ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۳۵

طالب دعا چوہدری غلام رسول ۱۸۱۹/۱۴ دستگیر کراچی ۳۸	جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یتلوا علیھم آیٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب
مورخہ یکم محرم الحرام ۱۳۹۸ھ ۱۱ دسمبر ۱۹۷۷ء	"پس قرآن سے جو تزکیہ حاصل ہوتا ہے اس کو اکیلا بیان نہیں کیا بلکہ وہ نبی کی صفت میں داخل کر کے **بیان** کیا یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا کلام یوں ہی آسمان پر سے کبھی نازل نہیں ہوا بلکہ اس تلوار کو چلانے والا بہادر ہمیشہ ساتھ آیا ہے جو اس تلوار کا اصل جوہر شناس ہے۔ لہذا قرآن شریف پر سچا اور پکا یقین دلانے کے لئے اور اس کے **جوہر** دکھلانے کیلئے اور اس کے ذریعہ سے **اتمام حجت** کرنے کے لئے ایک **بہادر** کے دست و بازو کی ہمیشہ **حاجت ہوتی رہی ہے**"۔ (روحانی خزائن جلد ۱۹ نزول المسیح صفحہ ۴۹۶)

Addressed To

مکرم/محترم

PRINTED MATTER

محلہ/مکان نمبر/کوٹ نمبر —

ڈاکخانہ

گاؤں/چک نمبر

تحصیل

شہر و ضلع

FROM Ch. Ghulam Rasool 1819/14 FB Area Dastagir Colony K

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خلفاء کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات

حضور تفسیر آیت استخلاف میں فرماتے ہیں :-

خدا نے تم میں سے بعض نیکوکار ایمانداروں کیلئے یہ وعدہ ٹھہرا رکھا ہے کہ وہ انہیں زمین پر اپنے رسول مقبول کے خلیفے کریگا انہیں کی مانند جو پہلے کرتا رہا ہے اور ان کے دین کو کہ جو ان کے لئے اس نے پسند کر لیا ہے یعنی دین اسلام کو زمین پر جما دیگا اور مستحکم اور قائم کر دیگا اور بعد اسکے کہ ایماندار خوف کی حالت میں ہونگے یعنی بعد اس وقت کے کہ جب بباعث وفات حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ خوف دامنگیر ہوگا - کہ شائد اب دین تباہ نہ ہو جائے - تو اس خوف اور اندیشہ کی حالت میں خدائے تعالیٰ خلافت حقہ کو قائم کرکے مسلمانوں کو اندیشۂ ابتری دین سے بے غم اور امن کی حالت میں کر دیگا۔ وہ خالصاً میری پرستش کرینگے اور مجھ سے کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ **یہ تو ظاہری طور پر بشارت ہے** مگر جیسا کہ آیات قرآنیہ میں عادت اللہ جاری ہے **اس کے نیچے ایک باطنی معنے بھی ہیں** اور وہ یہ ہیں کہ باطنی طور پر ان آیات میں **خلافت روحانی** کی طرف بھی اشارہ ہے جس کا **مطلب** یہ ہے کہ ہر یک خوف کی حالت میں کہ جب محبت الٰہیہ دلوں سے اٹھ جائے اور مذاہب فاسدہ ہر طرف پھیل جائیں اور لوگ رو بہ دنیا ہو جائیں اور دین کے گم ہونے کا اندیشہ ہو تو ہمیشہ ایسے وقتوں میں خدا **روحانی** خلیفوں کو **پیدا کرتا رہے گا** کہ جن کے ہاتھ پر **روحانی** طور پر **نصرت** اور فتح دین کی ظاہر ہو - اور حق کی عزت اور باطل کی ذلت ہو - **تا** ہمیشہ دین اپنی **اصلی تازگی** پر **عود** کرتا **رہے** اور **ایماندار** ضلالت کے پھیل جانے اور دین کے مفقود ہو جانے کے اندیشہ سے امن کی حالت میں آ جائیں"۔ (براہین احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۵۹)

"جب پاک تعلیم پر خیالات فاسدہ کا ایک غبار پڑ جاتا ہے اور حق خالص کا چہرہ چھپ جاتا ہے تب اس خوبصورت چہرہ کو دکھلانے کیلئے **مجدد** اور **محدث** اور **روحانی خلیفے** آتے ہیں"۔
(شہادت القرآن صفحہ ۴۸)

جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے **مجددیت** کی قوت پاتے ہیں وہ نرے استخوان فروش نہیں ہوتے بلکہ وہ واقعی طور پر **نائب** رسول اللہ صلعم اور **روحانی** طور پر آنجناب کے **خلیفہ** ہوتے ہیں"۔ (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۷)

خلفاء کے آنے کو اللہ تعالیٰ نے **قیامت تک** لمبا کیا ہے اور اسلام میں یہ ایک شرف اور خصوصیت ہے کہ اسکی تائید و تجدید کے واسطے **ہر صدی** پر مجدد آتے رہے اور **آتے رہیں گے**" - (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۶۲)

۲۹ دسمبر ۱۹۰۵ء قبل دوپہر ایک شخص نے سوال کیا کہ آپکے بعد بھی مجدد آئیگا۔

اس پر فرمایا :-
اس میں کیا حرج ہے کہ میرے بعد کوئی **مجدد** آ جاوے - حضرت موسیٰ علیہ السلام کی **نبوت ختم** ہو چکی تھی اس لئے مسیح علیہ السلام پر آپکے خلفاء کا سلسلہ **ختم** ہو گیا **لیکن** آنحضرت صلعم کا سلسلہ **قیامت تک** ہے اسلئے اس میں **قیامت تک** ہی مجددین آتے رہیں گے"۔ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۱۹)

سوال کرنے پر فرمایا :- ہاں یہ **تو ضروری** ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئے"۔ (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۰)

"مجددوں اور روحانی خلیفوں کی اس امت میں **ایسے** ہی طور سے ضرورت ہے **جیسا کہ** قدیم سے انبیاء کی ضرورت پیش آتی رہی ہے"
(شہادت القرآن صفحہ ۴۸)

یوں تو ہمیشہ دین کی تجدید ہو رہی ہے **مگر حدیث کا** تو یہ منشاء ہے کہ وہ مجدد **خدا تعالیٰ کی طرف سے آئیگا** یعنی **علوم لدنیہ** و **آیات سماویہ** کے **ساتھ**"۔ (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۷۹)

مورخہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ　　طالب دعا　　چوہدری غلام رسول $\frac{M/19}{1/M}$ دستگیر کالونی کراچی ۳۸
۲۰ فروری ۱۹۷۸ء

اس تحریر کا مقصد واضح نہیں آپ کیا چاہتے ہیں

PAKISTAN
10 PAISA POSTAGE

میسرز فضل عمر گلشن شہاب کے
چوہدری غلام رسول
مین بازار
1819/14 دستگیر کالونی
کراچی نمبر 38 - گوجر خان کراچی نمبر 38

C.S.-0/1
31 JUL
1978
KARACHI

9 30 A.M.
JUL 78
KHAN

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

روحانی خلیفہ، مجدد، امام الزمان کی شان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں

بالخصوص آں زماں کہ باد خزاں ۔ باغ مہر و وفا کند ویراں
دل بہ بندد جہاں بدار فنا ۔ لب کشاید بمدحت دنیا
جیفہ را کنند مدح و ثنا ۔ دل از خدا دہند جود استغنا
عاشق زر شوند و دولت و جاہ ۔ ہر دگرد و محبت آں شاہ
شوکت و شان ایں سرائے زوال ۔ خوش نماید بدیدۂ جہال
بر زبانہا شود مقام خدا ۔ اندروں پر شود ز حرص و ہوا
اندریں روز تار چو شب تار ۔ دست گیرد عنایت دادار
مے فرستد بخلق ماہ نور ۔ تا شود تیرگی ز نورش دور
تا ز شور و فغان عاشق زار ۔ خلق گردد ز خواب خود بیدار
تا شناسند مردماں رہ راست ۔ تا بدانند منکراں کہ خدا است
ایں چنیں کس چو رونماید بجہاں ۔ بر جہاں عظمتش کنند عیاں
چوں بیاید بہار باز آید ۔ موسم لالہ زار باز آید
وقت دیدار یار باز آید ۔ عاشقاں را قرار باز آید
ماہ روئے نگار باز آید ۔ خور بہ نصف النہار باز آید
باز خندند باز لالہ و گل ۔ باز خیزد ز بلبلاں غلغل
دست غیبش بہ پرورد ز کرم ۔ صدقش کند بطور اتم
نور الہام ہمچو باد صبا ۔ نزد وی آرد ز غیب خوشبوہا
مے شود ملہم از امور نہاں ۔ زاں اسرار کہ خاصہ یزداں
تا نماید عیاں حقیقت کار ۔ تا زند سنگ بر سر انکار
ہمچنیں آں کریم پاک و قدیر ۔ کند روشنش چو مہر منیر
دیدہا کند بدو بینا ۔ گوشہا کند بدو شنوا
ہر کہ آمد بدو بصدق و صفا ۔ یابد از وے شفا بحکم خدا

- خاص کر اس وقت کہ موسم خزاں کی ہوا محبت اور وفا کے باغ کو ویران کر دے
- اہل جہاں دنیائے فانی سے دل لگائیں اور اس کی تعریف کرنے لگیں
- ایک سڑی ہوئی لاش کی مدح و ثنا کریں مگر خدائے کریم کی طرف سے لاپرواہی برتیں
- مال و دولت اور عزت و جاہ کے عاشق بن جائیں اور اس بادشاہ کی محبت بھلا بیٹھیں
- اس سرائے فانی کی شان و شوکت بیوقوفوں کی نظر میں اچھی لگنے لگے
- صرف زبانوں پر خدا کا ذکر رہ جائے اور ان کا اندرون حرص و ہوا سے بھر جائے
- ایسے دنوں میں جو اندھیری رات کی طرح ہوتے ہیں خدائے عادل کی مہربانی دستگیری کرتی ہے
- وہ خلقت کی طرف ایک نورانی وجود بھیجتا ہے تاکہ اس کے نور سے اندھیرا دور ہو
- تاکہ اس عاشق زار کے شور و فغاں سے مخلوق اپنی نیند سے جاگ اٹھے
- تاکہ لوگ سیدھے راستے کو پہچانیں اور منکر جان لیں کہ **خدا موجود ہے**
- **ایسا شخص** جب دنیا میں ظاہر ہوتا ہے تو خدا اس کی عظمت کو جہان پر ظاہر کر دیتا ہے
- جب وہ آتا ہے تو موسم بہار پھر آ جاتا ہے اور گلزار کا موسم **لوٹ آتا ہے**
- **یار کے دیدار کا وقت لوٹ آتا ہے** اور عاشقوں کو **قرار آ جاتا ہے**
- **معشوق کا چاند سا چہرہ** نظر آنے لگتا ہے اور سورج نصف النہار پر دوبارہ آ جاتا ہے
- لالہ و گلزار پھر ہنسنے لگتے ہیں ۔ اور بلبلیں پھر چہچہانے لگتی ہیں
- خدا غیبی ہاتھ **مہربانی** سے پرورش کرتا ہے اور اس کی سچائی کو کامل طور پر ظاہر کرتا ہے
- الہام کا نور باد صبا کی طرح غیب سے اس کے پاس خوشبوئیں لاتا ہے
- وہ مخفی باتوں کا ملہم ہو جاتا ہے یعنی ان رازوں کا جو صرف خدا کا خاصہ ہیں
- تاکہ اصل حقیقت کو نمایاں کر کے دکھا دے اور تاکہ منکروں کو ہلاک کر دے
- اس طرح وہ کریم پاک اور قادر خدا اس شخص کو روشن آفتاب کی طرح منور کر دیتا ہے
- مخلوق کی آنکھوں کو اس کی وجہ سے بینا بنا دیتا ہے اور ان کے کانوں کو بھی اسی کے ذریعہ شنوا کر دیتا ہے
- جو شخص اس کے پاس صدق و صفا کے ساتھ آتا ہے وہ خدا کے حکم سے شفا پاتا ہے

گفت پیغمبر ستودہ صفات ۔ از خدائے علیم مخفیات ــ ستودہ صفات پیغمبر نے جو خدائے عالم الغیب سے **علم پا کر کہا ہے**

کہ بر سر ہر صدی بروں آید ۔ آنکہ ایں کار را ہمی شاید ــ **کہ ہر صدی کے سر پر ایسا شخص ظاہر ہوتا ہے جو اس کام کے لائق ہوتا ہے**

(براہین احمدیہ ۔ روحانی خزائن جلد اول صفحہ ۳۹۱ ترجمہ از ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضؓ ۔ مندرجہ درثمین فارسی)

خدا تعالیٰ کی نظر خطا جانے والی نہیں ہوتی پس جب وہ کسی کو منتخب کرتا ہے وہ معمولی آدمی نہیں ہوتا۔ قرآن شریف میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے **اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ** (الانعام ۱۲۵)

از ایں بود کہ چو سال صدی تمام شود ۔ بیاید آنکہ بدیں **نائب خدا باشد** ۔ یہی وجہ ہے جب صدی کے سال ختم ہونے لگیں تو ایسا مرد ظاہر ہوتا ہے جو جہان کیلئے **خدا کا قائمقام ہوتا ہے**۔ (تریاق القلوب صفحہ ۱۸۱)

(ترجمہ از ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضؓ مندرج درثمین فارسی 467)

طالب دعا ۔ چوہدری غلام رسول 1819/14 کراچی نمبر ۱۴

مورخہ ۱۵ جمادی الاول ۱۳۸۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مجددین، محدثین، مرسلین و ظلی انبیاء کے تاقیامت مبعوث ہوتے رہنے کی بشارت قرآن کریم میں

① اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝
ترجمہ ۔ ہم نے ہی اس ذکر کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ (سورۃ الحجر آیت ۱۰)

"یہ بات مسلمانوں میں ہر شخص جانتا ہے اور غالباً کسی کو بھی اس سے بے خبری نہ ہوگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو بھیجتا ہے جو دین کے اس حصہ کو تازہ کرتا ہے جس پر کوئی آفت آئی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ سلسلہ مجددوں کے بھیجنے کا اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے موافق ہے جو اس نے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون میں فرمایا ہے" (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲)

پھر مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ۔ " یہ بات کوئی نرالی اور نئی نہیں ہے کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آتا ہے" (ایضاً صفحہ ۳)

شہادت القرآن صفحہ ۹۲ پر فرماتے ہیں ۔ " روحانی احیاء اور امانت بھی ہمیشہ نفخ صور کے ذریعہ سے ہی ہوتا ہے اور جیسا قرآن میں نفخ صور سے کسی مجدد کا بھیجنا مراد ہے" " فقرہ یجدد لہا جو حدیث میں موجود ہے بصاف بتلا رہا ہے کہ ہر ایک صدی پر ایسا مجدد آئے گا جو مفاسد موجودہ کی تجدید کرے گا" ۔ (روحانی خزائن جلد ۱۳ کتاب البریہ صفحہ ۳۰۴)

اور پھر صفحہ ۱۰۱ ملفوظات جلد ۵ پر فرماتے ہیں "یہ حدیث انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کی شرح ہے ۔۔۔ پس قرآن کی حمایت کے ساتھ یہ حدیث تواتر کا حکم رکھتی ہے"

۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء قبل دوپہر ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا آپ کے بعد بھی مجدد آئے گا؟ اس پر فرمایا "اس میں کیا حرج ہے کہ میرے بعد بھی کوئی مجدد آجاوے"۔ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۱۹)

"انا لہ لحافظون کا لفظ صاف طور پر دلالت کرتا ہے کہ صدی کے سر پر ایسے آدمی آتے رہیں گے جو گمشدہ متاع کو لائیں اور لوگوں کو یاد دلائیں" (ایضاً صفحہ ۳)

② آیت استخلاف ۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۔ (سورۃ النور آیت ۵۶)

یہ آیت در حقیقت اس دوسری آیت انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کے لئے بطور تفسیر کے واقعہ ہے اور اس سوال کا جواب دے رہی ہے کہ حفاظت قرآن کیونکر اور کس طرح ہوگی ۔ سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس نبی کریم کے خلیفے وقتاً فوقتاً بھیجتا رہوں گا اور خلیفہ کے لفظ کو اس اشارہ کیلئے اختیار کیا گیا کہ وہ نبی کے جانشین ہوں گے اور اس کی برکتوں میں سے حصہ پائیں گے جیسا کہ پہلے زمانوں میں ہوتا رہا ۔" (شہادت القرآن صفحہ ۳۱)

پھر صفحہ ۵۷ پر فرماتے ہیں ۔ " انبیاء من حیث الظل باقی رکھے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ ظلی طور پر ہر ایک ضرورت کے وقت میں کسی اپنے بندہ کو ان کی نظیر و مثیل پیدا کر دیتا ہے جو انہیں کے رنگ میں ہو کر ان کی دائمی زندگی کا موجب ہوتا ہے اور اسی ظلی وجود کے قائم رکھنے کیلئے خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ دعا سکھائی ہے ۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم ۔

پھر صفحہ ۵۷ پر فرماتے ہیں ۔ خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو

پھر صفحہ ۶۰ پر فرماتے ہیں ۔ " نبی تو اس امت میں آنے رہے اب اگر خلفائے نبی بھی نہ آویں اور وقتاً فوقتاً روحانی زندگی کے کرشمے نہ دکھلاویں تو پھر اسلام کی روحانیت کا خاتمہ ہے"

③ الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۙ (سورۃ ہود آیت ۲)

"الف سے مراد اللہ اور لا سے مراد جبرائیل اور را سے مراد رسل ہیں چونکہ اس میں یہی فقرہ ہے کہ کونسی چیزیں انسان کو ضروری ہیں اس لئے فرمایا کتٰب احکمت ۔ الآیہ ۔ یہ کتاب ایسی ہے کہ اس کی آیات پکی اور استوار ہیں" پھر فرماتے ہیں ۔ " الٓر کے لفظ را سے پتہ لگتا ہے یہ لفظ مجددوں اور مرسلوں کے سلسلہ جاریہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جو قیامت تک جاری ہے" ۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۹۵-۹۳)

④ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝ (سورۃ الملک آیت ۹)

قریب ہوگا کہ جہنم غصہ کے مارے پھٹ پڑے جب بھی کوئی جماعت اس میں ڈالی جائے گی تو اس کے دربان ان سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی نذیر نہیں آیا تھا ۔ (ترجمہ)

مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ۔ " الم یاتکم نذیر کا جب سوال ہوگا تو پتہ لگے گا اصل بات یہ ہے کہ ۔
خدا را بخدا تواں شناخت ۔
اور یہ ذریعہ بغیر امام کہیں مل سکتا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانوں کا مظہر اور اس کی تجلیات کا مورد ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ
مَنْ لَّمْ يَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِهٖ فَقَدْ مَاتَ مِيْتَةَ الْجَاهِلِيَّةِ
یعنی جس نے زمانہ کے امام کو شناخت نہیں کیا وہ جہالت کی موت مر گیا" ۔ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۳۵)

مسیح موعود علیہ السلام "ضرورت الامام" صفحہ ۱ پر فرماتے ہیں۔

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے **امام الزمان** کی ضرورت **ہر ایک** صدی کیلئے قائم کی ہے اور **صاف** فرما دیا ہے کہ جو شخص اِس حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف آئیگا کہ اس نے **اپنے زمانہ** کے امام کو **شناخت** نہ کیا وہ اندھا آئیگا اور جاہلیت کی موت پر مرے گا۔" پھر شہادت القرآن کے صفحہ ۱۳ پر فرماتے ہیں۔ "یعنی جیسے جیسے **ہر ایک** زمانہ میں **امام پیدا** ہونگے اور جو لوگ انکی **شناخت** نہیں کریں گے تو اُن کی موت کفار کی موت کے **مشابہ** ہوگی"۔

⑤ **يُلْقِى الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ** (سورۃ المومن آیت ۱۶) اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا کلام نازل کرتا ہے (ترجمہ)

⑥ **لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ**

لیلۃ القدر | ہزار مہینے | سے | بھی | بہتر ہے | اس میں ہر قسم کے فرشتے اور **کامل روح** اپنے رب کے حکم سے **تمام امور** لیکر اُترتے ہیں (ترجمہ) (سورۃ القدر آیت ۵)

"سو ملائکہ اور **روح القدس** کا تنزل یعنی آسمان سے اُترنا اسی وقت ہوتا ہے جب ایک عظیم الشان آدمی خلعت خلافت پہن کر اور کلام الٰہی سے شرف پاکر زمین پر نزول فرماتا ہے روح القدس خاص طور پر اس خلیفہ کو ملتی ہے اور جو اسکے ساتھ ملائکہ ہیں وہ **تمام دنیا کے مستعدوں** پر نازل کئے جاتے ہیں ------ یہ **الٰہی قانون** ہے جس میں کبھی تبدیلی نہیں پاؤگے اور بہت **صاف** اور سریع الفہم ہے۔" (حاشیہ شہادۃ القرآن صفحہ ۱۴)

پھر صفحہ ۳۸/۳۹ پر تحریر فرماتے ہیں۔ "خدا تعالیٰ سورۃ القدر میں بیان فرماتا ہے **بلکہ مومنین کو بشارت** دیتا ہے کہ اس کا کلام اور اس کا نبی لیلۃ القدر میں آسمان سے اُتارا گیا ہے اور **ہر ایک مصلح** اور **مجدد** جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے **وہ لیلۃ القدر** ہی میں **اُترتا** ہے۔"

پھر کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۷۰ پر فرماتے ہیں۔ "ففی سورۃ القدر اشارۃ الٰی ان اللّٰہ تعالیٰ قد وعد لھذہ الامۃ انہ لا یضیعھم وینزل الروح الی الارض یعنی **یلقیہ** اللّٰہ علیٰ من یشاء من عبادہ و**یبعث** مجددا"

سورۃ القدر میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کیلئے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ انہیں **ضائع نہ کریگا** اور زمین پر روح القدس اتارتا **رہیگا** یعنی اپنے بندوں میں سے جس پر چاہیگا اپنا کلام نازل کریگا اور اُسے **بطور مجدد مبعوث فرمائیگا**۔ (ترجمہ از مرتب)

⑦ **سورۃ فاتحہ** - **اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ** -

"**ہر زمانہ** میں خدا تعالیٰ زندہ نمونے بھیجتا ہے اسی لئے اس نے اھدنا الصراط - الخ کی دعا تعلیم فرمائی ہے یہ خدا تعالیٰ کا منشا اور قانون ہے اور کوئی نہیں جو اسکو بدل سکے" (الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

"پس جبکہ خدا تمہیں یہ تاکید کرتا ہے کہ **پنجوقت** یہ دعا کرو کہ وہ نعمتیں جو نبیوں اور رسولوں کے پاس ہیں وہ تمہیں بھی ملیں۔ پس تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے **ذریعہ** کے وہ نعمتیں کیونکر پا سکتے ہو لہذا **ضرور** ہوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ پر پہنچانے کیلئے خدا کے انبیاء وقتاً بعد وقت **آتے رہیں** جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ۔ اب کیا تم خدا تعالیٰ کا مقابلہ کروگے اور | اُس | کے | قدیم | قانون | کو | توڑ | دوگے۔" (روحانی خزائن جلد ۲۰ لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۲۷)

— **غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ**

"سو اس دعا کے سکھلانے میں در پردہ اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ تم یہودیوں کے خُلق اور خُو سے باز رہو اور اگر کوئی **مامور من اللّٰہ** تم میں پیدا ہو تو یہودیوں کی طرح اسکی ایذا اور توہین اور تکفیر میں جلدی نہ کرو"۔ (روحانی خزائن ۱۴ ایام الصلح صفحہ ۲۵۳/۲۵۴)

⑧ "لیلۃ القدر کے نور کو دیکھنے والا اور وقت کے مصلح کی صحبت سے شرف حاصل کرنے والا اس اسّی برس کے بڈھے سے اچھا ہے جس نے اس نورانی وقت کو نہیں پایا۔ اور اگر ایک ساعت بھی اس وقت کی پالیا تو یہ ایک ساعت **اس ہزار مہینے سے بہتر ہے جو پہلے گذر چکے**۔" (رسالہ فتح اسلام صفحہ ۲۹)

مورخہ ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ
۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء
منجانب طالب دعا
چوہدری غلام رسول
1819/14 فیڈرل بی ایریا
کراچی نمبر ۳۸

بنام -

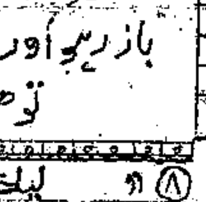

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سنت اللہ ۔ عادت اللہ اور قدرت ثانیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے سلسلہ کے فرمودات :-

نئی قدرت کو تازہ کرنے کے لئے سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ ہر صدی پر مجدد آتا ہے۔ (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۰۱)

و ان اللہ یبعث علی راس کل مائۃ ۔ مجدد الدین وکذالک جرت سنت المعین ۔ (روحانی خزائن سر الخلافہ صفحہ 383)

اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد دین مبعوث کرتا ہے اسکی معین سنت اسی طرح جاری ہے (ترجمہ)

واضح ہو کہ موافق اس سنت غیر متبدلہ کے کہ ہر ایک غلبہ تاریکی کے وقت خدا تعالیٰ اس امت مرحومہ کی تائید کیلئے توجہ فرماتا ہے اور مصلحت عامہ کیلئے کسی اپنے بندہ کو مخصوص کرکے تجدید دین متین کیلئے مامور فرما دیتا ہے۔ (روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ)

یہ اسکی عادت میں داخل ہے کہ جب دنیا میں گناہ اور بے ایمانی بڑھ جاوے اور ردی اخلاق اور ردی عادات ترقی پکڑ جاویں تو ایک شخص کو اصلاح کیلئے مامور کرے ۔ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 140)

عادۃ اللہ الرحیم و سنت المولی الکریم ۔ انہ یبعث مجددا علی راس کل مائۃ ۔ (انجام آتھم صفحہ 7 روحانی خزائن)

خدائے رحیم کی یہ عادت ہے اور مولیٰ کریم کی سنت وہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث کرتا ہے ۔ (ترجمہ)

سنت اللہ اور قدرت ثانیہ

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے ۔ (الوصیۃ صفحہ ۵)

تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے ۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ (الوصیۃ صفحہ ۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ قیامت تک ہے اسلئے اس میں قیامت تک مجددین آتے رہیں گے ۔ (ملفوظات جلد صفحہ ۱۱۹)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ ۔

"جب کسی قوم کا مورث اعلیٰ اپنا کام پورا کرتا ہے تو اسکے کسی کام کے سر انجام دیکھنے کے واسطے قدرت کا ثانی ظہور ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کا ظہور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہو گیا مگر آپکے بعد آپکے خلفاء و نواب مجددین کے وقت میں بھی ہوتا رہا وہ سب قدرت ثانیہ تھے قدرت ثانیہ کی حد بندی نہیں ہو سکتی" (بدر ۲۳ مئی ۱۹۱۲)

سیدنا حضرت مصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ ۔ فرماتے ہیں :-

"حدیثوں میں آتا ہے کہ ہر صدی کے سر پر دنیا کو ایک ہوشیار کرنے والے کی ضرورت پیش آجاتی ہے ۔ اسلام میں اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر مجدد بھیجتا رہے گا" ۔ تفسیر سورۃ القدر صفحہ 319 (جلد 6 تفسیر کبیر حصہ دوم)

"وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر" (سورۃ فاطر ۲۴ کے حوالے سے فرماتے ہیں :-

"یہ سلسلہ نبوت جس طرح ہمیشہ سے چلا آیا ہے ہمارے نزدیک اسی طرح ہمیشہ جاری رہے گا اور کسی وقت بند نہ ہوگا (احمدیت یعنی حقیقی اسلام صفحہ ۷)

"احمدی جماعت اس امر کی معتقد ہے کہ نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے کھلا ہے اور کھلا رہے گا" (ایضاً صفحہ ۸)

سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کو نصائح

"اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں تا دوسری **قدرت آسمان سے نازل ہو**" (الوصیۃ صفحہ ۷)

"**سُنت اللہ یہی ہے** کہ جب **زمین** فسق و فجور سے بھر جاتی ہے تو اُسکو روکنے والی **قوت آسمان سے** آتی ہے اللہ تعالیٰ **ایک شخص کو آسمان سے** بھیج دیتا ہے جس کے ذریعہ لوگوں کو توبہ کی توفیق ملتی ہے۔
(ملفوظات جلد ۹ صفحہ 118)

"اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے **بیعت** لیں ... (الوصیۃ صفحہ ۶)
پھر ایسے لوگوں کا **انتخاب مومنوں** کے اتفاق رائے پر ہوگا پس جس شخص کی نسبت ۴۰ چالیس مومن اتفاق کریں گے وہ اِس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے **بیعت** لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور **چاہیئے کہ** وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بناوے"
(الوصیۃ صفحہ ۶ حاشیہ)

"**جب تک کوئی** خدا سے رُوح القدس پا کر کھڑا نہ ہو **سب** میرے بعد **مل کر کام کرو**" (الوصیۃ صفحہ 7)
"رسولوں نبیوں اور محدثوں کی جماعت ہے جس پر **رُوح** القدس ڈالا جاتا ہے:۔ (روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۹۸)
"ہر ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے مگر رُوح القدس کے اُترنے کا **دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا**:۔ (کشتی نوح صفحہ ۲۲)

"چونکہ وہ چاہتا تھا کہ یہ باغ ہمیشہ سرسبز رہے اس لئے اُس نے ہر ایک **صدی** پر اُس باغ کی نئے سرے سے آبپاشی کی اور اُسکو خشک ہونے سے بچایا اگرچہ ہر صدی کے سر پر جب کبھی کوئی **بندہ** اصلاح کیلئے **قائم** ہوا جاہل لوگ اُسکا مقابلہ کرتے رہے اور اُن کو سخت ناگوار گزرا کہ کسی ایسی غلطی کی اصلاح ہو جو اُنکی **رسم و عادت** میں داخل ہو چکی ہو لیکن خدا تعالیٰ نے | اپنی | سنت | کو | نہ | چھوڑا |" ۔ روحانی خزائن جلد ... صفحہ ...
عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے
اللہ تعالیٰ اپنے لیے ایک **کامل بندہ** کو جو اللہ تعالیٰ کی سچی اطاعت میں فنا شدہ ہوتا ہے **اپنے مکالمہ** کا شرف بخش کر بھیجتا ہے (ملفوظات جلد ... صفحہ ...)

طالب دُعا
چوہدری غلام رسول ۱۸۱۹ دستگیر کالونی کراچی ۳۸

مورخہ ۱۴ رجب ۱۳۹۸ھ
یکم جولائی ۱۹۷۸ء

BOOK POST

بنام: [illegible]